بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شِرک

ناقابل معافی جرم

از

خادم الکتاب والسنہ

محمد بن زیاد

البیت العرب

مجید گلشن **22-3-709 to 712** پرانی حویلی

حیدرآباد۔اے پی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	شرک ناقابل معافی جرم
نام مولف	:	محمد بن زیاد
معاونین	:	سید مظفر الدین (فراض) کمپیوٹر سائنس انجینئر
		سنان بن محمد کمپیوٹر سائنس انجینئر
		ذکوان بن محمد
اشاعت اول	:	2013ء
کتابت وطباعت	:	**شارپ کمپیوٹرز دملک پیٹ ریلوے اسٹیشن**
		حیدرآباد-9392427796

البیت العرب

مجید گلشن 712 to 709-3-22 پرانی حویلی

حیدرآباد۔اے پی۔فون:91-9618186564+

www.alsajda.com

Email:- info@alsajda.com, infoalsajda@gmail.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

زبان اس کی حمد کی خوگر اور دل اس کی ثنا خوانی کا طالب ہے جو
الملک المقدوس السلام المومن المهیمن عزیز
الجبار المتکبر ہے۔

اسی کا نام میرے لئے عنوان حیات ہے
اسی کا ذکر عبادت کے سوا کچھ بھی نہیں

درود وسلام اس ذات ؐ مبارک پر جو اشرب النبل دانہ سبل محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰی
آلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡد
اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکۡتَ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰی
آلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡد

تمام نسبتیں قرباں ہو ان کی نسبت پر
میرا ایماں ہے انہی کی ذاتِ بابرکت پر

خدمتِ عاجزانہ

سُبُحَانَ اللّٰہ

قادرِ مطلق کے نام جو مالکِ ارض وسما
خالق کون ومکاں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شرک کی حقیقت

انسان روز اول سے ہی اللہ کی ذات مقدس کا اقرار کرنے والا اور اپنے رب کی حمد وثنا کا جذبہ لئے ہوئے پکے عقیدے کی بنیاد پر دنیا میں آیا اور وہ بنیادی عقیدہ اپنے ساتھ لے آیا جو اس کا حقیقی سرمایہ تھا یعنی شرک سے نفرت توحید سے محبت ۔توحید انسانیت کی شرف ومنقبت کی بلند پہچان ہے ۔اور ربوبیت کبریٰ کا مظہر ہے ۔ چونکہ قادر مطلق نے تمام بنی آدم سے اپنی ذات کا اقرار لیا تھا جو وعدہ ''الست'' کے نام سے قرآن میں درج ہے اور نسل آدم نے پختہ اقرار کرتے ہوئے ''بلی'' کہہ کر وعدہ وفا کرنے کا بھرپور مظاہرہ کیا تھا۔

اللہ تعالی نے اس ریکارڈ کا ذکر قرآن میں یوں کیا ہے۔

وَاِذۡ اَخَذَ رَبُّکَ مِنۡۢ بَنِیۡۤ اٰدَمَ مِنۡ ظُھُوۡرِھِمۡ ذُرِّیَّتَھُمۡ وَاَشۡھَدَھُمۡ عَلٰۤی اَنۡفُسِھِمۡ اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ قَالُوۡا بَلٰی شَھِدۡنَا اَنۡ تَقُوۡلُوۡا یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ اِنَّا کُنَّا عَنۡ ھٰذَا غٰفِلِیۡنَ o

اور اے نبی ﷺ،لوگوں کو یاد دلاؤ وہ وقت جبکہ تمہارے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا تھا۔اور انہیں خود ان کے اوپر گواہ بناتے ہوئے پوچھا تھا'' کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں''؟ انھوں نے کہا''ضرور

آپ ہی ہمارے رب ہیں، ہم اس پر گواہی دیتے ہیں'' ۔ یہ ہم نے اس لئے کیا کہ کہیں تم قیامت کے روز یہ نہ کہہ دو کہ '' ہم تو اس بات سے بے خبر تھے'' ۔ (سورہ اعراف ۱۷۲)

یہ **عهد الست** کہلاتا ہے جو **الست بربکم** سے مشتق ہے۔ یہ آیت ابوالانبیاء آدم علیہ السلام کی پیدائش کے بعد ان کی پشت سے ہونے والی لاتعداد اولاد سے لیا گیا۔ اس عہد الست کو بہتر انداز میں سمجھاتے ہوئے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث ہے '' عرفہ والے دن نعمان جگہ میں اللہ تعالی نے اصلاب آدم سے عہد (میثاق) لیا۔ پس آدم علیہ السلام کی پشت سے ان کی ہونے والی تمام اولاد کو نکالا اور اس کو اپنے سامنے پھیلا دیا اور ان سے پوچھا '' کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟'' سب نے کہا (بَلَىٰ، شَهِدْنَا) '' کیوں نہیں۔ ہم سب رب ہونے کی گواہی دیتے ہیں'' ۔

(مسند احمد ابن حنبل جلد ۱/۲۷۲ مستدرک حاکم جلد ۲/۵۴۴)

علی کل حال اللہ عزوجل کی ربوبیت کبریٰ کی یہ گواہی ہر انسان کی فطرت میں بسی ہوئی ہے۔ جس کے خلاصہ کیلئے سید الکونین ﷺ نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ '' ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پس اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ جس طرح جانور کا بچہ صحیح وسالم پیدا ہوتا ہے، اس کے ناک، کان کٹا نہیں ہوتا''

(صحیح بخاری جلد ۲/۹۴، صحیح مسلم جلد ۴/۲۰۴۷، سنن ابوداؤد جلد ۴/۲۲۹)

اور صحیح مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے '' میں نے

اپنے بندوں کو حنیف (اللہ کی طرف یکسوئی سے متوجہ ہونے والا) پیدا کیا ہے۔
پس شیطان ان کو ان کے دین (فطری) سے گمراہ کر دیتا ہے۔
(صحیح مسلم ح ۷۲۱۴)

یہ فطرت یا دین فطرت' یہی رب کی توحید اور اس کی نازل کردہ شریعت ہے جو اب دین اسلام کی حفاظت میں صحیح دین کی محفوظ شکل میں موجود ہے۔ اور نسل انسانی کو دوٹوک انداز میں بتا دیا گیا کہ تم **عھد الست** کے خلاف اگر چلو گے اور عذر پر عذر پیش کر کے اپنے اور اپنے نسلوں کو بچانے کی ذہنیت رکھتے ہو تو خبر دار ہو جاؤ یہ تمہیں دوزخ کی ہولنا کیوں سے بچا نہیں سکیں گے۔ اور ربوبیت الٰہی کی گواہی کی بدعملیاں اور بے وفائیاں تمہیں لے ڈوبے گیں۔ اور روز قیامت تم اللہ کے عذاب سے بچ نہیں سکو گے۔

یوم محشر حجت

بعض تنگ ذہن افتادِ فطرت لوگ **عھـــد الســت** کو بھلاتے ہوئے ذہنی شوشے تلاش کرتے ہیں کہ ہمیں معلوم نہیں وہ کس قسم کا عہد تھا۔ اور ہم یہ بھی نہیں جانتے **اَلَسْــتُ بِــرَبِّـكُـمْ** کے سوال کی وہ کونسی کیفیت تھی؟۔ اور نہ ہم کو یہ یاد ہے ''**بـلـى**'' کا اقرار کر کے ہم نے کونسی ذمہ داری اپنے سر لی تھی۔ یہ دونوں باتیں دلیل مطلوب ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کی اہمیت اور ضرورت اس درجہ خاص ہے کہ قادر مطلق قیامت کے دن ہر فرزند آدم پر حجت لے گا۔ آج ساری دنیا کا جو حال ہے اور شرک وکفر جو عالمی منڈی میں بھاری حیثیت اور دام سے پروان چڑھ رہے ہیں اس کو دیکھ کر ایک ہدایت سے منور اور اقرار سے مطمئن ہر فرد دیکھ کر حیران اور فکر مند ہے

کہ خالق ومولی کی بسائی ہوئی یہ زمین نسل انسانی کی بہترین سکونت گاہ ہے اس کو اس نے کس بے دردی سے اپنے خالق کی نافرمانی کرکے تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا ہے۔اور بے خبری و بے بسی کا یہ عالم ہے کہ ارتکاب شرک کو ضرورت زندگی کا حصہ بنادیا گیا جبکہ شرک ظلم عظیم ہے۔اللہ عزوجل کا ارشاد ہوتا ہے

اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ o

''حق یہ ہے کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے''

(سورہ لقمان آیت ۱۳)

عقیدہ ایک اندرونی آواز اور پختہ وعدہ کا نام تھا وہ بھی بدنام اور بے بس کردیا گیا۔حاملان کفر وشرک نے آج دنیا پر اپنا دبدبہ ڈال کر معصوم لاعلم ابن آدم کو نئے نئے روپ نئے نئے ایجادات اور الگ الگ راہوں سے گمراہ کردیا۔اور ہدایت روشنی سکوں کو کوسوں دور کردیا۔دیکھئے گا کہ اللہ تعالی کی مخلوقات میں جو چیزیں نقصان دہ شدید خطرناک اور حولناک نظر آئیں۔انسان نے اس کو بھی اللہ کی قدرت میں شریک بنالیا۔انسان اپنی بے راہ رویوں اپنی غلاظتوں،اور اپنی سستیوں اور کاہلیو ں کے نتیجہ میں نت نئی بیماریوں میں ڈوبا دیا گیا تاکہ وہ اطمینان وسکون پاکیزہ تیز گامی کے نقطۂ بہار تک پہنچے جو اس کا پیدائشی تقاضا تھا لیکن انسان کے اپنے مزاج فطرت پر اعتدال کی ذمہ داریاں صفائی کے تقاضے اور مستعد کاوشوں کی احتیاطیں شاخ گذریں ۔ اس کے برخلاف اس نے آسانیاں اس چیز میں دیکھیں کہ روح کو دھوکہ اور عقیدہ کی بیماریوں میں شرک کی

راہیں تلاش کرنے لگا جسے ایک الہ کے تصور حقیقی سے محروم کر کے رکھ دیا گیا۔اور وہ اسی میں اپنی کامیابی سمجھ بیٹھا۔ یہ شیطان کا وہ حربہ تھا جو اس نے آدم وحوا کے ساتھ کیا تھا اور قیامت تک نسل آدم کو حیران و برباد کردینے کا عزم پورا کرنے کا تیقن دیا تھا جو بنی آدم کے سمجھ میں نہیں آیا اور وہ مبتلا ہو گئے۔ اور اپنے اندرونی شیطان کو راضی کرنے کیلئے گمراہ کن منتیں، نذریں، مرادیں اور امیدیں کرنے لگا۔

روشنی سے اندھیرا

ابن جوزیؒ نے یوں مثال دی ''ایک آدمی کو اندھیرے میں راہ گزرنے کیلئے روشن چراغ دیا گیا تاکہ وہ اپنی منزل کو راستہ کی مصیبتوں سے بچتے ہوئے روشنی میں پہنچ جائے مگر نادان نے دوران راہ میں ہی چراغ کو بجھا دیا۔ اس اندھیرے کا وہ خود ذمہ دار ہے۔ (الحلال والحرام للقرضاوی ص ٦)

انسان نے بہت جتن کئے اللہ کے خلاف بتوں، انسانوں، بزرگ ہستیوں جانوروں اور دیوتاؤں کے دیو مالائی کہانیاں گھڑیں اور دکھ سکھ میں ان کو اللہ کے مقابل سہارا اور آسرا سمجھا منتیں پوری کیں۔ زندگیاں کھپادیں اولاد کو گروی رکھ دیا اور آنے والی نسل کو ان کا غلام اور پیروکار بنادیا۔ یہ انسانی روپ بڑا ہی شیطان کیلئے موثر ثابت ہوا۔اور اس نے نسل انسانی کا انتقام شرک کی گھٹاٹوپ اندھیرے میں رکھ کر پورا کردیا۔ فی الواقع وہ کامیابی کے منازل طئے کرتا ہوا مگن ہے۔اور گمراہ کفر مزاج انسان بھی اسی کے ساتھ مگن ہے۔شیطان اور انسان کی اس ساری بغاوت و سرکشی کا برا اثر نسل انسانی پر ہو رہا ہے۔ جب کہ شرک اکبرالکبائر ہے۔

اقسام توحید

اللہ رب العزت اپنی ذات[1] صفات[2] حقوق[3] اور اختیارات[4] میں تنہا یکتا ہے۔
ان چاروں اقسام توحید میں اللہ رب العزت کا نہ کوئی ساتھی ہے اور نہ کوئی شریک۔ لہٰذا جس کسی نے کسی بھی شکل میں جن، فرشتے، نبی، رسول، ولی، بزرگ یا کسی بھی دوسری چیز کو اللہ کے برابر، یا اسکا ساتھی، یا اس کی صفات یا حقوق یا اختیارات میں حصّہ دار سمجھ لیا تو اس نے ''شرک اکبر'' کا بدترین جرم کیا۔ شرک اللہ کی ذات کو انتہائی ناپسندیدہ ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرِکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ ۚ

''اللہ بس شرک ہی کو معاف نہیں کرتا، اس کے ماسوا دوسرے
جس قدر گناہ ہیں، وہ جس کیلئے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔''
(سورہ النساء آیت ۴۸)

یعنی ایسے گناہ جن سے مومن توبہ کئے بغیر مر جائے، اللہ عز وجل اگر کسی کیلئے چاہیگا، تو بغیر کسی قسم کی سزا دیئے معاف و درگذر فرما دے گا اور بہت سوں کو سزا کے بعد ہی اور بہتوں کو نبی ﷺ کی شفاعت سے جسے چاہے گا معاف فرما دے گا۔ لیکن شرک کسی بھی صورت میں معاف و درگذر نہیں ہوگا۔ کیونکہ شرک کرنے والوں پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے۔'' اَکْبَرُ الْکَبَائِرِ الشِّرْکُ بِاللّٰہِ......

شرک نا قابل معافی ہے۔ بندہ جب اپنے خالق کے ساتھ یہ گھناؤنا جرم شرک کرتا ہےتو خالق و مالک کی طرف سے بندہ پر جنت حرام کردی جاتی ہے۔ اوراس کے حق میں جہنم لازم کردی جاتی ہے۔ یہ ایک طرفہ بغاوت وسرکشی بندے کی دنیاوآخرت بربادکردیتی ہے۔اوراس کا کیا کرایا سب غارت ہوجاتا ہے۔ قرآن میں ارشادہے

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَأْ
وٰهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ٥

’’جس نے اللہ کے ساتھ کسی کوشریک ٹھہرایااس پراللہ نے جنت حرام
کردی اوراس کاٹھکانہ جہنم ہےاورایسے ظالموں کا کوئی مددگارنہیں‘‘۔
(سورت المائدہ آیت۷۲)

قرآن کی نصِ صریح سے یہ ثابت ہے کہ مشرک اپنے اعمالِ خبیثہ اورعقیدہ کفر کی بنا پر ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں ہوگا۔اوراس سے اسے ہرگز خلاصی نہیں ملے گی اللہ تعالی کا یہ اٹل بےلاگ فیصلہ ہے۔اس کے باوجود بنی آدم بہت سارے شرک میں مبتلا ہیں اوران آیات مبارکہ سے یہ صاف ظاہر ہوگیا کہ جہنم مشرکوں اور کافروں کی آماجگاہ ہوگی۔

مبارک گروہ

روئے زمین کا وہ مبارک گروہ جورسولوں اورپیغمبروں علیہ السلام کا ہوگا ان پربھی اللہ رب العزت نے کڑی پابندیاں لگائی ہیں اوراگرشرک ان سے بھی

سرزد ہوجائے تو ان کی بھی شدید ترین پکڑ ہوگی ۔قرآن میں ذکر آیا ہے کہ

وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

’’لیکن اگر کہیں (بفرض محال) ان پیغمبروں نے بھی شرک کیا ہوتا

تو ان کا سب کیا کرایا غارت ہوجاتا‘‘۔

(سورت الانعام آیت ۸۸)

یہ بڑا ہی غور وفکر کا مقام ہے کہ خالق ذوالجلال نے اپنے مخلوق میں مخصوص اور مبارک ہستیاں جن کو یہ شرف ومنقبت اور اعزاز ومرتبہ نصیب ہوا کہ وہ رسول ونبی بنائے گئے اور نسل انسانی کے بہترین ناصح اور مزکّی قرار پائے ان کو بھی باخبر کیا گیا کہ کسی قسم کی لغزش ،کوتاہی اور لاپرواہی اللہ کے معاملہ میں برداشت نہیں کی جائے گی اور پکڑ انتہائی سخت ہوگی اور کسی بھی طرح کا پروانہ خلاصی انہیں نہیں ملے گا۔اگر وہ رتی برابر بھی شرک کریں۔

ختم المرتبت محمد ﷺ کو بھی سخت تنبیہ کے ساتھ باخبر کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ بھی اس بدترین مرض شرک سے ہوشیار رہیں۔قرآن میں حکم آیا

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ

اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ o

’’تمہاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے تمام انبیاء کی طرف یہ

وحی بھیجی جاچکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو یقیناً تمہارا عمل ضائع

ہوجائے گا اور تم خسارے میں رہو گے‘‘ (سورہ زمر آیت ۶۵)

سب سے بڑا گناہ

سید الکونین ﷺ کے مبارک احادیث کا مطالعہ کرنے سے جو بات سامنے آتی ہے کہ جب بھی آپ ﷺ ''تباہ کن'' گناہوں کا ذکر فرمایا تو سب سے پہلے ''شرک'' ہی کا ذکر ارشاد ہے۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : أَلَا أُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ''؟ (ثَلَاثًا) قُلْنَا:'' بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ''. قَالَ'': اَلِاشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَ عُقُوقُ الْوَالِدَیْنِ، أَلَاوَشَھَادَۃُ الزُّوْرِ وَ قَوْلُ الزُّوْرِ''. وَکَانَ مُتَّکِأً فَجَلَسَ فَمَا زَالَ یُکَرِّرُھَا حَتّٰی قُلْنَا لَیْتَہٗ سَکَتَ ۔

''جب رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے دریافت کیا: ''کیا میں تم کو سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟'' آپ نے یہ بات تین دفعہ دہرائی ۔ہم نے عرض کیا ''ضرور،ضرور! آپ ﷺ فرمائے ۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا؛'' (یہ بات کرتے ہوئے) آپ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے، اٹھ کر بیٹھ گئے اور مسلسل فرمانے لگے ''خبردار ہو جاؤ اور توجہ سے سن لو: جھوٹی گواہی دینا اور جھوٹ بولنا ۔آپ ﷺ

نے یہ بات اتنی بار دہرائی کہ ہم دل میں تمنا کرنے لگے اے کاش آپ ﷺ خاموشی اختیار فرمالیں۔''

(صحیح بخاری جلد۳ ۲/۱۷۲۔صحیح مسلم جلد۱ /۹۱،تحقیق مسند احمد مخرجاً جلد۳۴ /۲۲،ترمذی ت بشار جلد۳ /۳۷۶)

اور مزید ارشاد نبوی ﷺ ہوا۔

اَلشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَالسِّحْرُوَ قَتَلُ النَّفُسِ الَّتِی حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَکُلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَ اَکُلُ الرِّبَا، وَالتَّوَلِّی یَوْمَ الزَّحُفِ وَ قَذُفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ ۔

''اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، جادو کرنا، جس جان کو اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے اسے ناحق قتل کرنا، یتیم کا مال کھانا، سود کھانا، جنگ سے فرار ہونا، اور پاک دامن سیدھی سادھی اور مومن خواتین پر زنا کا الزام لگانا۔''

(صحیح بخاری جلد۸ /۱۷۵،صحیح مسلم جلد۱ /۹۲،بیہقی فی شعب الایمان جلد۹ /۳۹)

انواعِ توحید کی طرح شرک کی بھی چار قسمیں ہیں: ذات[1] میں شرک، صفات[2] میں شرک، اختیارات[3] میں شرک، حقوق[4] میں شرک۔

شرک اکبر

ذات میں شرک

یہ ہے کہ الوہیّت میں کسی کو حصّہ دار قرار دیا جائے۔ مثال کے طور پر نصاریٰ کا عقیدہ ہے تثلیث، مشرکان عرب کا ملائکہ کو اللہ کی بیٹیاں بنانا، دوسرے مشرکین کا اپنے بتوں، دیوتاؤں اور دیویوں کو اور اپنے راج گھرانوں کو جنسِ الہ کے افراد ٹھہرانا۔ اور مختلف زاویوں سے پوجنا۔ یہ سب شرک فی الذّات ہے۔

صفات میں شرک

یہ ہے کہ اللہ کے صفات جیسے کہ وہ صرف اللہ کیلئے ہیں۔ ویسے ہی ان کو یا ان میں سے کسی صفت کو کسی دوسرے کیلئے قرار دینا۔ مثلاً کسی کے متعلق یہ جاننا کہ اس پر غیبی امور کی تمام حقیقتیں کھلی ہیں یا وہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے، یا وہ تمام غلطیوں اور تمام کمزوریوں سے پاک صاف اور بے خطا ہے یہ شرک فی الصفات ہے۔

اختیارات میں شرک

یہ ہے کہ خالق و مالک ہونے کی حیثیت سے جو اختیارات صرف اللہ وحدہ کیلئے مخصوص ہیں ان کو یا ان میں سے کسی کو اللہ عز وجل کے سوا اور کسی کیلئے قبول کرنا یا ماننا۔ مثلاً فطری تقاضوں سے ہٹ کر فائدہ ونقصان پہنچانا، مرادیں اور مقصدیں پورا کرنا، پاسبانی اور نگرانی کرنا، حاجات کو قبول کرنا، مقدّر کو بنانا اور

برباد کرنا۔مزید حرام وحلال جائز اور ناجائز کی حدیں متعین کرنا اورنسل انسانی کیلئے قانون دین و مذہب بنانا۔یہ سب مکمل اختیاراتِ کل اللہ عز وجل کیلئے ہیں۔جن میں کسی کو اللہ کے ماسوا مان لینا صریح شرک ہے اور یہ سب شرک فی الاختیارات ہے۔

حقوق میں شرک

یہ ہے کہ رب ہونے کے مرتبہ وحیثیت سے بندوں پر اللہ تعالیٰ کے جو خاص حقوق لازم ہیں وہ یاان میں سے کوئی اورحق خاص کواللہ کےسوا کسی اور کیلئے تسلیم کرنا۔مثلاً عبادت میں جو اللہ کیلئے اس کے حضور بندے کا حاضر ہونا اور سجدے کرنا،باادب بانیاز خم ٹھہرنا اظہار بندگی کے شکرانے کے طور پر یا قبولیت برتری کیلئے قربانی،منتیں مرادیں،خلاصی مشکلات کیلئے التجائیں،بے کسی اور بے بسی اورمصائب میں سہارا وامداد تلاش کرنے کیلئے ندائیں دینا،اورایسی ہی تمام کیفیات اورآداب اورصورتیں اللہ کے حقوقِ خاصّہ میں ہیں۔اور یہ خالصاً اللہ کا حق ہے۔اس کے برخلاف اس میں ان حقوق خاص میں کسی کوشریک یا حصہ دار ٹھہرائے گا اور اللہ کے جیسے حقوق میں شامل کرے گا تو اس نے شرک کیا جو **ناقابل معافی جرم** ہےاور یہ شرک فی الحقوق ہے۔

آسمان سے گر گیا

انسان تمام مخلوقات میں افضل مخلوق ہے۔اس دنیا کی ساری نعمتیں اور

سہولتیں اس کی خدمت کیلئے ہیں۔اب اس پر یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اللہ وحدہٗ لاشریک کیلئے خالص عبادت و بندگی بجالائے۔جب انسان اس عطائے الٰہی سے منحرف ہوکر نیچے گرتا ہے تو وہ ''**اسفل سافلین**'' کی تہہ میں پہنچ جاتا ہے۔اور جن وشیاطین اور گمراہ مشرک و کافر انسانوں کے ساتھ جہنم میں ہوگا۔یہ اس لئے ہوا کہ یہ دنیا میں مختلف معبدوں، آستانوں، قبروں اور درباروں پر اپنی پیشانی رگڑ رگڑ کر اپنے مقام بندگی کو ریزہ ریزہ کرتا ہے۔اور واحیات توہمات کا شکار ہوکر پتھروں، نگینوں، ستاروں، درختوں اور ملاؤں، سرکش جادوگروں کے در پر اپنی قسمت تلاش کرتا ہے۔اور کبھی مادہ پرستی کی لعنت میں گھر کر مال و دولت کی ظاہری چمک کو دیکھ کر پاگل و مجنون ہوجاتا ہے۔اور تکبر کا یہ حال کہ انا کی بلندی سے قدرت سے ٹکرانے کیلئے تیار ہوجاتا ہے۔اور خود ہی حاکم و بادشاہ بن بیٹھتا ہے۔اس کیفیت کو جو انسان کی تباہی اور بے کسی کا حال قدرت کے سامنے آتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کا اس طرح ذکر کیا ہے۔

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِىْ بِهِ الرِّيْحُ فِىْ مَكَانٍ سَحِيْقٍO

اور جوکوئی اللہ کے ساتھ شرک کرے تو گویا وہ آسمان سے گر گیا۔اب یا تو اسے پرندے اچک لے جائیں گے یا ہوا اس کو ایسی جگہ لے جاکر پھینک دے گی جہاں اس کے چیتھڑے اڑ جائیں گے۔''

(سورہ حج آیت ۳۱)

شرک کی ابتداء

اس کائنات میں سب سے پہلے قابیل نے اللہ تعالی کے قانون کی نافرمانی کر کے شرک کیا۔ ابتداء یہیں سے شروع ہوئی اور نوح علیہ السلام کے دور میں ودع، سواع، یغوث، یعوق، نسر ہوئے۔ ان بتوں کی سرگرم عبادت کی گئی اور شرک کا بازار گرم ہوا۔ پھر اس میں زیادہ ڈوبنے والی قومیں اہل کتاب یہود و نصاری ہیں۔ یہود نے عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا اور رب بنادیا۔ اور نصاری نے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا اور رب بنایا۔ پھر یہی مغضوب اور ضالین گروہوں نے اپنے علمائے اور مشائخین کو رب بنالیا۔ یہود و نصاری نے شرک کے دلدل میں اپنے آپ کو ڈبولیا۔ ان کے بعد اللہ کے رسول ﷺ کے مبعوث ہونے سے پہلے مشرکین مکہ نے بھی شرک میں سرگرم رول ادا کیا۔ مشرکین کا شرک جو دنیا کے ریکارڈ میں محفوظ ہوا وہ اس طرح ابتداء بت پرستی سے (۱) مثلاً لات، عزیٰ، ھبل، بوانا، منات اس کو پوجا جانے لگا۔ قربانیاں دی جانے لگی یہاں تک کہ انسانی جانیں بھی قربان کردی گئیں۔ (۲) ملائکہ پرستی مثلاً فرشتوں کو پوجنا فرشتوں کے بت بنانا اور فرشتوں کو مدد کیلئے پکارنا۔ (۳) جنّات پرستی: جنّات کیلئے قربانیاں دینا ان کو حاضر کرنا اور جسموں پر حاوی کرنا۔ نذریں نیازیں کرنا، منّتیں چڑھانا اور مصیبت میں مبتلا ہونے کا ڈر رکھنا۔ (۴) کواکب پرستی: مثلاً ستاروں کی عبادت کرنا، ستاروں سے تقدیر لینا، ستاروں کے طلوع اور غروب ہونے پر

زندگیوں کا اتار چڑھاؤ سمجھنا اور موت وحیات کا یقین کرنا۔(۵) آبا واجداد پرستی: بزرگوں کے قبروں کو معبد بنانا، ان کی تصویروں کو پوجنا اور ان کو حاضر ناضر سمجھنا، ان کیلئے جانور ذبح کرنا، نذر و نیاز کرنا، قبروں پر دھمال اور جشن منانا، (٦) خود پرستی (انا): مثلاً نفس کو رب بنالینا۔ حلال وحرام کی حدیں مقرر کرنا۔ اپنے آپ کو اعلیٰ نسب سمجھنا، دوسروں کو کمتر بتانا۔

منافقوں نے شرک کا لبادہ یوں اوڑھا جو ظاہر میں مسلمان باطن میں کافر دونوں کی ملاوٹ کا مرکب منافق مثلاً عقیدہ، افعال، اعمال میں مسلمان مگر دل کے اندر نفاق اور دماغ سازشی اور خواہشات نفس کے اسیر ہوئے، نفس کو رب بنالیا۔ ان تمام ادوار کے یہ لوگ شرک میں تباہ و برباد ہوئے۔ اور آج تک یہ مشن جاری ہے۔

☆☆☆

شرکِ اصغر

شرکِ اصغر میں مندرجہ ذیل کام شامل ہیں ۔(۱) ریا کاری (۲) غیر اللہ کے نام کی قسم کھانا (۳) بدشگونی کرنا اور بد فالی لینا (۴) تعویذ، گنڈے، دھاگے، دم، پتھر کے نگینے، کندہ کیے ہوئے انگوٹھیاں ۔اور پڑھے ہوئے چھلّے

ریا کاری

ا۔ریا کاری: ریا کاری کا صاف مطلب یہ ہے کوئی انسان اس ارادے ونیت سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے کہ لوگوں میں اس کی عبادت کا چرچا ہو جائے تا کہ اسے عابد سمجھ کر مالی فائدے حاصل ہو اور اس کا مقام لوگوں میں بلند ہو یا لوگ اس کی تعریف اور توصیف کرنے لگیں ۔ریا کار، دکھاوا پسند انسان نہ اس کی نیکیاں کسی کام آئیں گی اور نہ اس کا اللہ پہ ایمان اور آخرت کا یقین بھی بے کار ثابت ہوگا۔قرآن میں ذکر آیا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی
كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ
الْاٰخِرِ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ
فَتَرَكَهٗ صَلْدًا لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ
لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ o

''اے ایمان والو، اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور دکھ دے کر
اس شخص کی طرح خاک میں نہ ملا دو جو اپنا مال محض لوگوں کو دکھانے

کوخرچ کرتا ہے۔اور نہ اللہ پر ایمان پررکھتا ہے نہ آخرت پر۔اس
کےخرچ کی مثال ایسی ہے،جیسے ایک چٹان تھی،جس پرمٹی کی تہہ
جمی ہوئی تھی۔اس پر جب زورکا مینہ یعنی پانی برسا تو ساری مٹی بہہ
گئی اور صاف چٹان کی چٹان رہ گئی۔ا سے لوگ اپنے نزدیک
خیرات کر کے جو نیکی کماتے ہیں،اس سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہیں
آتا،اور کافروں کوسیدھی راہ دکھانا اللہ کا دستور نہیں ہے۔‘‘

(سورہ بقرہ آیت۲۶۴)

نفس کی پیروی

اہل ایمان کیلئے صاف صاف بتادیا گیا کہ وہ کسی بھی عمل میں ریا اورنفس کی خواہشات کوشامل نہ کریں کیونکہ ریا کاری ایک ایسا خفی مرض ہے جو آدمی کو ہوشیار تو نہیں کرتا مگر چھپ چھپ کراسے برباد کر دیتا ہے۔اوراس کے سارے اعمال ریا کاری کی وجہ سے قیامت کے دن قابل گرفت اور نا قابل معافی ہو جاتے ہیں۔اللہ تعالی نے قرآن میں ریا کاری کے حاملین کوتباہ و برباد بتایا ہے۔ارشاد ہوا۔

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَo الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَo
الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ o وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ o

’’پھرتباہی ہے ان نماز پڑھنے والوں کیلئے جو اپنی نماز سے غفلت
برتتے ہیں، جوریا کاری کرتے ہیں،اور معمولی ضرورت کی
چیزیں (لوگوں کو) دینے سے گریز کرتے ہیں۔‘‘

(سورہ ماعون،آیت۴۔۷)

وحی الٰہیٰ نے یہ بات بطور قاعدہ کلیہ بیان کر دی کہ اگر یوم محشر اپنے اعمال کا نتیجہ اور ثمر پانا چاہتے ہو تو پھر ''عبادت رب'' میں کسی کو شریک مت کرو، بلکہ اس کی ذات کی عبادت صرف اسی کی رضا کیلئے کرو۔ یعنی ریا کاری، دکھلاوے، مفاد پرستی ہر طرح کے شیطانی دھوکوں سے پاک صاف، عبادت کرو۔

اللہ کے رسول ﷺ نے بڑے واضح الفاظ میں ریا کاری کو شرک قرار دیا ہے۔ فرمایا:

مَنْ صَلّٰی یُرَائِی فَقَدْ اَشْرَكَ ، وَ مَنْ صَامَ یُرَائِی
فَقَدْ اَشْرَكَ ، وَ مَنْ تَصَدَّقَ یُرَائِی فَقَدْ اَشْرَكَ ۔

''جس آدمی نے دکھلاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھلاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا، اور جس نے دکھلاوے کا صدقہ کیا اس نے بھی شرک کیا۔''

(مسند احمد ابن حنبل جلد ۴ / ۱۲۶، المستدرک للحاکم، جلد ۴ / ۲۲۹)

ریا کار کو دنیا میں ضرور شہرت، عزت اور بلندی تو مل جاتی ہے، کیونکہ اس کا مقصد ہی یہی ہوتا ہے لیکن روز قیامت بڑی ذلت، بدنامی اور بربادی اس کا حصّہ زندگی بنے گی۔ یہ سنگین جرم جو شرک سے لت پت ہے ریا کار کو کہیں کا نہیں رکھے گا، آہ افسوس۔

غیر اللہ کی قسم کھانا

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذاتِ مقدّس یا اس کے اسماء وصفات کے علاوہ کسی بھی چیز کی قسم کھانا شرعاً جائز نہیں۔ اگر قسم کھانے والا اس یقین کے ساتھ غیر اللہ کی قسم

کھاتا ہے کہ اگر میں نے جھوٹ بولا یا غلط بیانی کی تو جس ذات یا کسی کی قسم کھا رہا ہوں وہ مجھے مافوق الفطرت طریقہ سے نقصان پہنچا سکتی ہے تو یہاں اس کا ایمان باللہ ختم ہوجاتا ہے۔اور وہ ایمان کے حصار سے نکل کر شرک کے اندھیرے میں گھر جاتا ہے۔اور اگر یہ قسم احترام کے جذبہ کے تحت کھائی جا رہی ہے تو بھی شرک اصغر ہے۔دورِ جاہلیت میں جن جن ناموں سے قسم کھائی جاتی تھی اللہ کے رسول آخری ﷺ نے ان سب سے منع فرما دیا۔ارشاد رسالت مآب ﷺ ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یَنْھَاکُمْ عَنْ تَحْلِفُوا بِآ بَاءِ کُمْ ، فَمَنْ کَانَ حَالِفًا فَلْیَحْلِفْ بِاللّٰہِ اَوْلِیَصْمُتْ۔

''اللہ تعالیٰ تمہیں باپ دادا کے ناموں کی قسم کھانے سے روک رہے ہیں،جس کسی کو قسم کھانی ہو وہ اللہ کے نام کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے''۔

(صحیح بخاری جلد ۶/۱۶۱،صحیح مسلم ۵/۸۱،موطا مالک جلد ۶/۲۸۰)

صرف اللہ کی قسم

یاد رہے اس حکم نبوی سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ باپ ،دادا ، بزرگ ،جن ،فرشتے ، بیت اللہ ، ولی ، نبی یا رسول کی قسم کھانا شرعاً جائز نہیں ۔ صرف اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مبارک یا اس کے اسماء وصفات کی قسم کھائی جا سکتی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم عنہم اجمعین غیر اللہ کی قسم کھانے سے انتہائی احتیاط کے ساتھ پرہیز کرتے تھے۔اللہ کے رسول ﷺ نے ایک بار عمرؓ کو اپنے باپ کے نام

کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو آپ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا۔

لَا تَحْلِفْ بِاَبِيْكَ فَاِنَّهٗ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ ۔

''اپنے باپ کی قسم نہ کھاؤ کیونکہ جس نے اللہ کے علاوہ کسی بھی ذات کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔''

(مسند احمد ابن حنبل تحقیق احمد محمد شاکر جلد ۲۷۸/۸، ارواء الغلیل للبانی جلد ۳۱۴/۸)

اور اگر کبھی بھولے سے بھی کسی مسلمان کے منہ سے ایسی لغو اور شرک سے جڑی ہوئی قسم نکل جائے جس میں شرک میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو فوراً کلمہ توحید ادا کر کے تجدید ایمان کر لے۔

بدشگونی

جہالت لاعلمی اور نادانی انسان کو کئی قسم کے وہموں اور وسوسوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ چنانچہ وہ ایسی ایسی حرکتیں کرتا ہے بالآخر اسلام کے آخری دہانے سے سلک کر نکل جاتا ہے یا عملی طور پر کفر وشرک کے اندھے گڑھے میں گر جاتا ہے۔ ان ہی خراب حرکتوں میں سے ایک ہے ''بدشگونی کرنا''۔ یعنی اگر کسی کام کے دوران یا انجام پر کسی ایسی صورتحال سے واسطہ پڑ جائے جو دل پسند نہ تھی تو مختلف قسم کے بدشگونیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور جو جو تکالیف نقصانات اور غلطیاں ہوتی ہیں اس کو بدشگونی کے حوالے کر دیتا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ فائدہ ونقصان، ہر چیز اللہ عزوجل کے حکم اور اس کی رضا سے آتی ہے۔ جب کہ بدشگونی کرنے والا منحوس شخص اپنے عقیدہ میں فائدہ ونقصان کا مالک اور مختار اللہ

رب العزت کے بجائے اس مخصوص چیز کو سمجھ بیٹھتا ہے جس کے ذریعہ وہ بدشگونی حاصل کررہا تھا۔ اسی لئے شریعت نے بدشگونی کو شرک قرار دیا ہے۔ اللہ کے رسول آخریں ﷺ نے ارشادفرمایا۔

اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ ، اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ ،اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ ،

بدشگونی شرک ہے، بدشگونی شرک ہے، بدشگونی شرک ہے،

(سنن ابی داوٗد جلد۴ /۱۷، سنن ابن ماجہ جلد۲ /۱۱۷۰)

صحیح عقیدہ کی دعا

اس خطرناک عقیدہ کی اصلاح کیلئے اللہ کے رسول ﷺ نے یہ دعا تجویز کی ہے کہ امت اس کو پڑھ کر اپنے اعتقاد کو اللہ کے حضور محفوظ کرے۔

اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ

''اے اللہ فائدہ بھی آپ کی طرف سے ہے اور نقصان بھی آپ ہی کی طرف سے اور میرا تو آپ کی ذات کے علاوہ کوئی سہارا اور معبود نہیں''۔

(مسند احمد ابن حنبل تحقیق احمد محمد شاکر، ۷۰۴۵، مجمع الزوائد للہیثمی جلد۵ /۱۰۵)

اس دعا کے ذریعہ صاحب ایمان کو دلی سکون اور توکل حاصل ہوگا اور بد شگونی کا برا اثر دل سے دور ہوجائے گا۔

دَم کرنا

نبی کونین ﷺ کی بعثت سے پہلے اہل عرب نظرِ بد، بخار، درد، بچھو یا سانپ کے ڈسنے، بھڑ، مکھی، اور بچھو کے کاٹنے پر دم کیا کرتے تھے۔ چونکہ یہود و

نصاریٰ کی ترغیبات اور سحر زدہ الفاظ عرب کے پاس بھی منتقل ہو گئے تھے۔ اور جاہلیت کے دور میں وہ اسی کو سیکھ کر دم کرتے تھے۔ اور سارے الفاظ دم و دعا شرک اور کفر سے بھرے ہوئے تھے۔ جب اللہ کے رسول ﷺ مبعوث ہوئے تو ان شرکیہ دموں اور پھوکوں کے کلمات کو یک لخت نکال پھینکا۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہوا

اِنَّ الرُّقٰی وَ التَّمَائِمَ وَ التِّوَلَةَ شِرْکٌ

''دم، تعویذ اور ٹوٹکے گنڈے سب شرک ہے''۔

(سنن ابی داؤد جلد۴/۹، سنن ابن ماجہ جلد۲/۱۱۶، مسند احمد تحقیق للبانی جلد۴/۱۵۶)

دھوکہ کے نئے راستے

موجودہ دور میں جو نئی نئی رقیہ کی بارگاہیں کھلی ہیں دراصل یہ مالی منفعت اور اہل ایمان کو گمراہ کرنے کیلئے سودے بازیاں کی جارہی ہیں۔ اور جھوٹ بول کر جن، آسیب، بلا، عفریت، کالا جادو، سائے، بُری روحیں، شیطانی اثرات، ویران قبروں کے سائے، خاندان کے مرے ہوئے لوگوں کی دخل اندازیاں اور ہمزاد کا کھیل بتا کر ہزاروں لاکھوں روپئے بٹورے جارہے ہیں۔ اور اس ساری تحریک میں معصوم اہل ایمان کو ٹارگٹ بنایا گیا ہے۔ زیادہ تر حق پرست ہونے کا دعوی کرنے والے صاحبِ ریش افراد اور مشائخ اور نیم مُلّا اس کھلواڑ میں ٹاپ کی پوزیشن مینٹین کررہے ہیں۔ اور اپنے آپ کو غیر معمولی طاقتوں کا حامل بتارہے ہیں۔ جبکہ محمد ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے مبارک دور میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ ہنگامی

صورتحال کی ایک نادر مثال سے دوکانداری کیلئے دلیل بنانا صحیح اور جائز نہیں ہے۔

اس میں زیادہ تر وہ افراد شامل ہیں جو اپنے آپ کو دفاع کرنے والی شخصیت بتا کر لوگوں کو متاثر کر رہے ہیں ۔ زیادہ تر یہ افراد نکمے ، بدعمل ، بے روزگار، جاہل اور ریاکار ہوتے ہیں۔توبہ توبہ اللہ کی پناہ!

تعویذ لکھنا اور باندھنا

حقیقت یہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے نہ کبھی تعویذ خود لکھا، نہ کسی کو کہہ کر لکھوایا اور نہ ہی آپ ﷺ کی موجودگی میں کسی صحابی نے تعویذ لکھا۔ بلکہ زمانہ جاہلیت میں رائج تعویذوں کو آپ ﷺ نے شرک قرار دیا۔ارشاد نبوی ہوا۔

مَنْ عَلَّقَ تَمِيْمَةً فَقَدْ اَشْرَكَ

جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔

(المستدرک للحاکم جلد۴/۲۱۹،مسند احمد ابن حنبل جلد۴/۱۵۶،سلسلۃ الا حادیث الصحیحہ ح۴۹۲)

تعویذ کا گلے میں لٹکانا، ڈنڈ پر باندھنا، کمر پر باندھنا، کلائی پر باندھنا اس کا لکھنا یا اس کا لکھوانا یہ سب دین اسلام میں شرک ہے ۔ اللہ کے اسمائے مبارک کی تختی بنا کر گلے میں ڈالنا، گلے میں آیت الکرسی لٹکانا یا سینہ اور ڈنڈوں پر ٹیٹوس کندہ کروانا ناجائز اور ممنوع ہے۔اہل ایمان کو ایسی مشرکانہ حرکات سے باز رہنا چاہئے۔

نواقض اسلام

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ فرماتے ہیں’’ جان لیجئے ! نواقض اسلام

دس نا ہیں:

ا۔اللہ رب العزت کی بندگی میں شرک کرنا:

ارشاد باری ذوالجلال ہوتا ہے

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ o

''اللہ کے ہاں بس شرک ہی کی بخشش نہیں ہے، اس کے سوا اور سب کچھ معاف ہوسکتا ہے۔ جسے وہ معاف کرنا چاہے۔''

(سورہ نساء آیت ۱۱۶)

مزید فرمایا:

اِنَّہٗ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ وَ مَاْ وٰاہُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ o

''جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اس پر اللہ نے جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں''۔

(سورت المائدہ آیت ۷۲)

یاد رکھئے کہ جنات یا قبروں کے قرب کیلئے ذبح کرنا بھی شرک کی ایک قسم ہے۔

۲۔جو شخص اپنے اور اللہ تعالی کے درمیان واسطے بناتا ہے، انہیں پکارتا ہے اور ان سے سفارش کا سوال کرتا ہے اور ان پر بھروسہ کرتا ہے، وہ بالاجماع کافر ہے۔

۳۔جو شخص مشرکین کو کافر نہیں سمجھتا یا ان کے کفر میں شک کرتا ہے اور ان کے مذہب کو صحیح سمجھتا ہے وہ کافر ہے۔

۴۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ نبی ﷺ کی ہدایت کے علاوہ کسی اور کی ہدایت زیادہ کامل ہے یا یہ اعتقاد رکھے کہ کسی دوسرے کا حکم نبی ﷺ کے حکم سے زیادہ بہتر ہے۔ مثلاً وہ آدمی جو طاغوت کے فیصلے کو آپ ﷺ کے فیصلے پر ترجیح دیتا ہے تو ایسا شخص کافر ہے۔

۵۔ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی کسی چیز سے بغض رکھے اگرچہ وہ اس پر عمل بھی کرتا ہو، کافر ہے۔

٦۔ جو شخص رسول اللہ ﷺ کے دین میں سے کسی بھی چیز یا اس کی جزا و سزا کا مذاق اڑائے وہ کافر ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلۡ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوۡلِهٖ كُنۡتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝ لَا تَعۡتَذِرُوۡا قَدۡ كَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ ؕ

''ان سے کہو کیا تمہاری ہنسی دل لگی اللہ اور اس کے آیات اور اس کے رسول ﷺ ہی کے ساتھ تھی؟ اب عذرات نہ تراشو۔ تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے''۔

(التوبہ آیت ٦٥۔٦٦)

۷۔ جس شخص نے جادو کیا یا اسے پسند کیا، وہ کافر ہے، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنۡ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوۡلَاۤ اِنَّمَا نَحۡنُ فِتۡنَةٌ فَلَا تَكۡفُرۡ ۝

''(شہر بابل میں ہاروت اور ماروت) دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو (ذریعہ) آزمائش

ہیں، تم کفر میں نہ پڑو''۔

(سورہ بقرآیت۱۰۲)

۸۔مسلمانوں کے خلاف کفار ومشرکین سے تعاون کرنا۔ اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ ارشاد ہے:

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ o

''اور اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار بھی پھر ان ہی میں ہے، یقیناً اللہ ظالموں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے''۔

(المائدہ آیت ۵۱)

۹۔جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ کچھ لوگوں کو شریعت محمدیہ ﷺ سے باہر رہنے کی اجازت ہے۔ جیسا کہ موسی علیہ السلام کی شریعت سے خضر علیہ السلام کو باہر رہنے کی اجازت تھی تو وہ کافر ہے۔

۱۰۔اللہ عزوجل کے دین سے روگردانی کرنا، کہ وہ اسے سیکھتا ہے نہ اس پر عمل کرتا ہے، اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ ارشاد ہے:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ o

''اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جسے اس کے رب کی آیات کے ذریعہ سے نصیحت کی جائے پھر وہ ان سے منہ پھیر لے۔ ایسے مجرموں سے تو ہم انتقام لے کر رہیں گے''۔

(سورہ سجدہ ۲۲)

تمام نواقض کے بارے میں جو شخص بھی ان کا ارتکاب کرے گا خواہ مذاقاً کرے، سنجیدگی میں کرے یا خائف ہو کر کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے ایک ہی حکم ہے۔سوائے مجبور آدمی کے جس پر زبردستی کی جائے۔ یہ سب چیزیں انتہائی خطرناک ہیں۔اور یہ عام طور پر وقوع پذیر ہوتی رہتی ہیں۔لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ان سے بچ کر رہے اور اپنے معاملہ میں ان سے ڈرے ہم اللہ رب العزت کے غصّے اور اس کے دردناک عذاب کو واجب کرنے والی چیزوں سے مالک ذوالجلال والاکرام کی پناہ مانگتے ہیں۔

عقیدہ کا نفاق

نفاق کی دو قسمیں ہیں: (۱) اعتقادی (۲) عملی

اعتقادی نفاق چھ۶ قسم کا ہوتا ہے اس کا مرتکب جہنمی ہے:

۱۔رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کرنا۔

۲۔رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کے کسی حصّہ کی تکذیب کرنا۔

۳۔رسول اللہ ﷺ سے بغض رکھنا۔

۴۔شریعت محمدیہ ﷺ کے کسی حصّہ سے بغض رکھنا۔

۵۔(اہل ایمان کی بداعمالیوں کی وجہ سے) دین سید الکونین ﷺ کی پستی پر خوشی کا اظہار کرنا۔

۶۔غلبہ دین رسول آخریں ﷺ کو ناپسند کرنا۔

اللہ کی پناہ

ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں: کہ ایک دن اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: ''اے لوگو! شرک سے بچ جاؤ کیونکہ یہ چونٹی کے چلنے کی آواز سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے''۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم اس سے کیسے بچ سکتے ہیں جبکہ اس یہ چونٹی کے رینگنے کی آواز سے بھی زیادہ مخفی ہے؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم یوں کہا کرو''

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ نُشرِکَ بِکَ شَیْاءً
نَعْلَمُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا نَعْلَمُ

''یا اللہ ہم اس بات سے تیری پناہ میں آتے ہیں کہ ہم جانتے بوجھتے کسی کو تیرا شریک ٹھہرائیں اور لاعلمی میں ہونے والی خطاؤں کی تجھ سے بخشش کے طلبگار ہیں''۔

(مسند احمد ابن حنبل تحقیق شعیب الارنؤ وط جلد ۳۲/۳۸۳)

الحمد لله على كل حال